بازارحصص

(Stock Exchange)

تعارف وضرورت

(اس عنوان کے تحت مضمون مولانا تقی عثمانی مدظلہ کی کتاب اسلام اور جدید معیشت و تجارت سے ماخوذ ہے)

جب کوئی شخص کمپنی کے شیئرز لے کراس کا حصہ دار بن جائے تو اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی وقت وہ اپنی رقم واپس لے کرشرکت ختم کر سکے۔ بلکہ جب تک کمپنی وجود میں ہے، اس سے حصے کی رقم واپس نہیں لی جاسکتی لیکن چونکہ بہت سے شرکاء یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی شرکت ختم کر کے اپنے حصے کونقد میں تبدیل کرلیں، اس لئے یہ ضمانت فراہم کرنا ضروری تھا کہ رقم لگانے کے بعد بوقت ضرورت اپنے شیئرز کونقد میں تبدیل کرنا ممکن ہوگا، اس کے لئے ''بازارحصص'' قائم کیا گیا، جس میں شیئرز بیچے جاسکتے ہیں۔یعنی کمپنی کے حصہ دار اپنی شرکت ختم کر کے کمپنی سے تو اپنا سرمایہ واپس نہیں لے سکتے لیکن بازارحصص میں وہ اپنا حصہ کسی اورکو بیچ سکتے ہیں جس کے نتیجے میں خریداران کی جگہ کمپنی کا حصہ دار بن جاتا ہے جس جگہ شیئرز کی خرید وفروخت ہوتی ہے اس کو''بازارحصص''(Stock Market) کہتے

ہیں۔

شیئرز کی خرید وفروخت کے دوطریقے ہیں۔ایک یہ کہ دوشخص کسی ادارے کےتوسط کےبغیر شیئرز کی خرید وفروخت کریں۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی ادارے کےتوسط سےشیئرز کی خرید وفروخت ہو۔وہ ادارہ ''اسٹاک ایکسچینج'' ہے جوشیئرز کی خرید وفروخت کی نگرانی بھی کرتا ہےاور واسطہ بھی بنتا ہے۔اسٹاک ایکسچینج کےتوسط کے بغیر جوشیئرز کا کاروبار ہوتا ہے اسے(Over The Counter Transactions) کہتے ہیں۔اس انداز کی خرید وفروخت کا کوئی خاص نظم نہیں، البتہ جوخرید وفروخت اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے ہوتی ہےاس کی کچھ تفصیل یہ ہے:

اسٹاک ایکسچینج ایک پرائیویٹ ادارہ ہوتا ہے۔جوحکومت کی اجازت وسرپرستی کے ساتھ کمپنیوں کےشیئرز کی خرید وفروخت کا کام کرتا ہے۔لیکن اسٹاک ایکسچینج انہی کمپنیوں کے شیئرز کا کاروبار کرتا ہے جوقابل اعتماد ہوں اور کچھ نہ کچھ ساکھ رکھتی ہوں۔جن کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت اسٹاک ایکسچینج میں ہوتی ہے ان کو (Listed Companies) کہتے ہیں۔ایسی کمپنیوں کےشیئرز کی خرید وفروخت اسٹاک ایکسچینج میں بھی ہوسکتی ہےاور ''اووردی کاؤنٹر'' بھی ہوسکتی ہے۔کسی کمپنی کی لسٹنگ کبھی اس کے وجود میں آجانے کے بعد ہوتی ہے۔کبھی کمپنی منظور ہونے کے بعداس کے کاروبارشروع ہونے سے پہلے، بلکہ کبھی شیئرزفلوٹ ہونے سے بھی پہلے کمپنی کی لسٹنگ ہوجاتی ہےاس کوعبوری (Provisional) لسٹنگ کہتے ہیں۔اس کا کاؤنٹر بھی الگ ہوتا ہے۔جن کمپنیوں کے شیئرزاسٹاک ایکسچینج نہیں لیتا ہےان کو(Unlisted Companies) کہتے ہیں۔ان کےشیئرز کی خرید وفروخت ''اووردی کاؤنٹر'' ہی ہوسکتی ہےاسٹاک ایکسچینج میں نہیں ہوسکتی۔

ممبر شپ

اسٹاک ایکسچینج میں ہر شخص شیئرز کی خرید وفروخت کا کام نہیں کرسکتا اس کے لئے ممبر ہونا ضروری ہے،ممبر شپ کی فیس بھی ہوتی ہے۔ممبر ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اسٹاک ایکسچینج میں شیئرز کا کاروبار بہت وسیع ، نازک اور فنی نوعیت کا ہوتا ہے۔ وہاں کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ایک نیا نا تجربہ کار شخص کاروبار میں غلطی بھی کرسکتا ہےاورادارہ وہاں ہونے والے تمام معاملات میں ادائیگیوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔لہٰذا ادارہ ہر شخص کوخرید و فروخت کی اجازت دے کراس کے معاملہ کا ذمہ دارنہیں بننا چاہتا،اس لئے ممبر ہونا ضروری قرار دیدیا گیا ہے۔

اسٹاک ایکسچینج میں دلالی

اسٹاک ایکسچینج کے ممبراپنے لئے بھی شیئرز خریدتے ہیں اور بحیثیت دلال کمیشن لے کر دوسروں کے لئے بھی خریدتے ہیں۔ غیر ممبر کوشیئرز خریدنے ہوں تو وہ کسی دلال کے واسطے سے خریدتا ہے۔شیئرز خریدنے کے لئے دلال کوآرڈر دینے کی یہ صورتیں ہیں۔

1-مارکیٹ آرڈر(Market Order): یعنی ایسا آرڈر جس میں دلال سے یہ کہہ دیا گیا ہو کہ مارکیٹ میں جو بھی ریٹ ہواس پر فلاں کمپنی کے شیئرز خرید لئے جائیں۔

2-لمیٹڈ آرڈر(Limited Order): یعنی ایک قیمت مقرر کر کے آرڈر دیا جائے کہ اگراس قیمت پر شیئرز مل جائیں تو لے لئے جائیں،اس سے زیادہ قیمت پر نہ خریدے جائیں۔

شیئرز کی قیمتوں کا تعین

کمپنیوں کے شیئرز کی قیمتوں میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔اس میں کمپنی کے اثاثوں کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اثاثے بڑھنے سے قیمت بڑھتی ہے، لیکن اثاثوں کے علاوہ اور کئی خارجی عوامل سے بھی قیمتیں اثر پذیر ہوتی ہیں، مثلاً منافع کے امکانات، طلب و رسد کا رجحان، سیاسی حالات، موسمی حالات، غیر مادی عوامل جیسے بعض افواہوں اور تخمینوں سے بھی قیمتیں اثر پذیر ہوتی ہیں۔ چونکہ قیمتوں کے اتار چڑھاؤ میں خارجی عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں،اس لئے شیئرز کی قیمتوں سے کمپنی کے اثاثوں کی حقیقی نمائندگی نہیں ہوتی۔

خریدار حصص کی قسمیں

شیئرز خریدنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔

1- بعض لوگ کمپنی میں حصہ دار بننے کے لئے شیئر خریدتے ہیں اور شیئر اپنے پاس رکھ کر سالانہ نفع حاصل کرتے ہیں، مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔

2- اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو شیئرز کو بذات خود مال تجارت سمجھ کر اس کی خرید و فروخت کرتے ہیں، جب شیئرز کی قیمت کم ہو اس وقت خریدتے ہیں اور جب قیمت بڑھ جائے تو بیچ دیتے ہیں۔ دونوں قیمتوں میں جو فرق ہوتا ہے وہ ان کا نفع ہوتا ہے۔قیمتوں کے بڑھنے کی وجہ سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اس کو (Capital Gain) کہتے ہیں۔اس کاروبار میں پہلے تخمینہ اور اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ کونسے شیئرز کی قیمتیں آئندہ کم ہوں گی اور کونسے شیئرز کی قیمتیں بڑھیں گی، اس عمل تخمین کو (Speculation) کہتے ہیں۔ یہ اندازہ کبھی صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی غلط۔

شیئرز کی خرید و فروخت کا طریق کار

شیئرز کی خریداری کے تین طریقے ہیں۔

1- حاضر سودا: (Spot Sale) یہ خرید وفروخت کا عام سادہ انداز ہے کہ کسی نے شیئرز خرید کر ان کی پوری قیمت ادا کر دی۔ اس حاضر سودے میں بھی شیئرز کے سرٹیفکیٹ پر قبضہ عموماً ایک ہفتے کے بعد ہوتا ہے۔

2-(Sale on margin): اس سے مراد شیئرز کی ایسی خریداری ہے جس میں شیئرز کی قیمت کا کچھ فیصد حصہ فی الحال ادا کر دیا جائے۔ باقی ادھار ہو۔ مثلاً دس فیصد قیمت ادا کر دی اور 90 فیصد ادھار ہے۔ اس کی عموماً صورت یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ اکثر شیئرز خریدتے رہتے ہیں ان کے دلالوں سے تعلقات ہوتے ہیں۔ اب کوئی شخص دلال سے کہتا ہے کہ فلاں کمپنی کے شیئرز Margin پر خرید لو، جس کی شرح طے کر لی جاتی ہے مثلاً دس فیصد، اتنی رقم تو خریدار دیدیتا ہے، باقی 90 فیصد دلال اپنی طرف سے ادا کرتا ہے۔ یہ رقم دلال کا قرض ہوتا ہے خریدار کے ذمے۔ دلال کبھی اس پر سود لیتا ہے اور کبھی نہیں۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ چند دن تک تو مہلت بلاسود ہے، اس کے بعد سود ادا کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اگر باقی ماندہ قیمت تین دن تک ادا کر دی تو سود نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے بعد سود لگے گا۔ اس میں دلال کا اصل فائدہ کمیشن ہوتا ہے۔ اپنا کاروبار جاری رکھنے کے لئے اور کمیشن لینے کے لئے وہ قرض دینے کو بھی تیار ہوتا ہے۔

3- (Short Sale): شارٹ سیل درحقیقت ''بیع غیر مملوک'' کا نام ہے، یعنی بائع ایسے شیئرز فروخت کر دیتا ہے جو ابھی اس کی ملکیت میں نہیں ہوتے۔ لیکن اسے یہ توقع ہوتی ہے کہ سودا ہو جانے کے بعد میں یہ شیئرز لیکر خریدار کو دیدونگا۔

حاضر اور غائب سودے

شیئرز کے سودے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک کو حاضر سودا (Spot Sale)

کہتے ہیں اور دوسرے کو غائب سودا(Forward Sale) کہتے ہیں۔

حاضر سودے میں شیئرز کی بیع ابھی ہو جاتی ہے اور حقوق کی منتقلی بھی ابھی ہو جاتی ہے۔خریدار ابھی سے شیئرز لینے کا حقدار ہوتا ہے، مگر بعض انتظامی مجبوریوں کی بناء پر شیئرز کے سرٹیفکیٹ کی ادائیگی (ڈیلیوری) میں تاخیر ہوتی ہے۔عموماً ایک سے تین ہفتوں تک تاخیر ہو جاتی ہے۔لیکن زیادہ تر یہ تاخیر رجسٹرڈ شیئرز کی ادائیگی میں ہوتی ہے، جن پر حامل کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے۔حامل کا نام بدلنے کے لئے کمپنی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے۔ بیئرر شیئرز میں زیادہ تاخیر نہیں ہوتی ہے...... حاضر سودے میں بھی چونکہ شیئرز پر قبضہ ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں بھی خریدار شیئرز کے سرٹیفکیٹ کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے آگے بیچ دیتا ہے۔ بسا اوقات قبضے کا وقت آنے پر اس کی کئی ہاتھوں میں بیع ہو چکی ہوتی ہے۔

حاضر سودے میں شیئرز کی بیع ہو جانے کے بعد قبضے سے پہلے اگر کمپنی نفع تقسیم کر دے تو کمپنی نفع بائع کے نام ہی جاری کرتی ہے، لیکن طریق کار یہی ہے کہ چونکہ بیع ہونے بعد نفع تقسیم ہوا ہے، اس لئے بائع وہ نفع خریدار کو دیدیتا ہے۔

غائب سودے میں بیع تو ابھی ہو جاتی ہے، مگر مستقبل کی طرف مضاف ہوتی ہے۔ جیسے ابھی شیئرز کی بیع ہو چکی ہے، مگر قبضے وغیرہ کے حقوق فلاں تاریخ سے متعلق ہوں گے۔ غائب سودے میں جب وہ تاریخ آتی ہے جس پر شیئرز کی ادائیگی طے کی گئی تھی تو بعض اوقات شیئرز خریدار کے حوالے کر دیئے جاتے ہویں، اور بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بائع اور خریدار شیئرز لینے کے بجائے خریداری کی تاریخ کی قیمت اور ادائیگی کی تاریخ کی قیمت کا فرق آپس میں برابر کر لیتے ہیں۔مثلاً یکم جنوری کو 30 مارچ کی تاریخ کچھیا غائب سودا کیا

گیا تھا، اور فی شیئرز دس روپے قیمت مقرر ہوئی تھی۔ لیکن جب 30 مارچ کی تاریخ آئی تو شیئرز کی قیمت بڑھ کر بارہ روپے ہوگئی۔ اب بائع خریدار کو شیئرز دینے کے بجائے دو روپے فی شیئر ادا کر دیتا ہے، یا اگر قیمت آٹھ روپے رہ گئی تو خریدار بجائے اس کہ بائع کو دس روپے دیکر اس سے شیئرز وصول کرے، اسے فی شیئر دو روپے دیدیتا ہے اور شیئرز وصول نہیں کرتا۔ پھر غائب سودے میں سودے کی تاریخ کے بعد ادائیگی کی تاریخ آنے تک بعض اوقات بہت سے سودے ہو جاتے ہیں۔ یعنی پہلا خریدار دوسرے کو، دوسرا تیسرے کو بیچتا رہتا ہے۔ اور بعض اوقات آخر میں سب شیئرز کے لین دین کے بجائے قیمتوں کا فرق برابر کر لیتے ہیں۔

اجناس میں حاضر اور غائب سودے

بعض ممالک میں اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے جیسے شیئرز کے حاضر اور غائب سودے ہوتے ہیں ایسے ہی اجناس اور اشیاء کے بھی حاضر اور غائب سودے ہوتے ہیں۔ یہ سودے چند منتخب بڑی بڑی اجناس میں ہوتے ہیں مثلاً گندم، کپاس وغیرہ۔

اجناس کا حاضر سودا تو یہ ہوتا ہے کہ کسی جنس کی ابھی بیع ہوئی اور حقوق بھی منتقل ہو گئے اور خریدار ابھی سے قبضے کا حقدار قرار پایا۔ کسی انتظامی مجبوری کی بناء پر قبضے میں تاخیر ہو تو وہ الگ بات ہے، مگر وہ حقدار قبضے کا بن چکا ہے۔

غائب سودا یہ ہے کہ بیع تو ہوگئی، مگر قبضے کے لئے کوئی آئندہ تاریخ مقرر ہو جاتی ہے، اصولی طور پر اس کو (Forward Sale) بھی کہتے ہیں اور (Future Sale) بھی کہتے ہیں۔ مگر آج کل عملی طور پر ان دونوں میں فرق ہوتا ہے۔ غائب سودے میں اگر جانبین کا مقصد مقررہ تاریخ پر لینا، دینا ہی ہو یعنی مشتری کا مقصد جنس وصول کرنا اور بائع کا

مقصد قیمت لینا ہوتو اس کو (Forward Sales) کہتے ہیں اور اگر جانبین کا مقصد مقررہ تاریخ پر لینا، دینا نہ ہو بلکہ جنس کو محض معاملے کی بنیاد کی حیثیت سے اختیار کیا گیا ہو اس کو (Future Sale) کہتے ہیں۔اور عربی میں اس کو ''مستقبلیات'' کہتے ہیں۔اس میں جنس کا لینا مقصود نہیں ہوتا، بلکہ مقصد دو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے۔

1- سٹہ: (Speculation) تاریخ مقررہ پر جنس لینے، دینے کی بجائے قیمتوں کا فرق برابر کر کے نفع کمایا جاتا ہے۔مثلاً یکم دسمبر کو یہ معاملہ طے ہوا کہ یکم جنوری کو کپاس کی سو گانٹھیں ایک لاکھ روپے میں دینی ہوں گی، مگر نہ بائع کا مقصد کپاس دینا ہوتا ہے اور نہ مشتری کا مقصد کپاس لینا ہوتا ہے، بلکہ تاریخ آنے پر دونوں آپس میں نفع یا نقصان برابر کر لیتے ہیں۔اگر یکم جنوری کو سو گانٹھوں کی قیمت ایک لاکھ دس ہزار ہوگئی تو بائع مشتری کو دس ہزار دے کر معاملہ صاف کر لے گا۔اور اگر یکم جنوری کو قیمت 90 ہزار ہو گئی تو بائع مشتری سے دس ہزار لے کر معاملہ صاف کر لے گا۔

2- (Future Sale) کا دوسرا مقصد ممکنہ نقصان سے تحفظ ہوتا ہے۔اس کو Hedging کہتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی جنس کا غائب سودا (Forward Sale) کرتا ہے اور اس کا مقصد واقعی جنس وصول کرنا ہی ہوتا ہے، سٹہ مقصود نہیں ہوتا۔لیکن خریدار یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ اگر مقررہ تاریخ تک اس جنس کی قیمت گر گئی تو مجھے نقصان ہوگا وہ اس نقصان سے بچنے کے لئے اسی جنس کو (Futures market) میں اسی تاریخ کے لئے (Future) پر فروخت کرتا ہے، تاکہ اگر اس جنس کی قیمت گر گئی تو پہلے معاملے میں جتنا نقصان ہوگا اتنا ہی دوسرے معاملے میں وصول ہو جائے گا۔

مثلاً زید نے یکم دسمبر کو کپاس کی سو گانٹھ ایک لاکھ روپے میں خریدیں، قبضہ یکم جنوری کو طے ہوا، ۔اس کا خیال یہ ہے کہ یکم جنوری کو کپاس کی سو گانٹھیں لے کر آگے بیچ کر نفع کماؤں گا، مگر خطرہ یہ ہے کہ یکم جنوری کو کپاس کی قیمت گر گئی تو اس کو نقصان ہوگا۔ زید اس نقصان سے بچنے کے لئے یہ کارروائی کرتا ہے کہ کپاس کی سو گانٹھیں یکم جنوری تک ایک لاکھ روپے میں (Futures) مارکیٹ میں خالد کو بیچ دیتا ہے۔ اب اگر یکم جنوری کو سو گانٹھوں کی قیمت 90 ہزار ہوگئی تو زید کو دس ہزار کا خسارہ ہوا۔ مگر اتنی ہی گانٹھیں چونکہ اس نے خالد کو (Futures) کے بازار میں بیچی ہوئی ہیں، اس لئے یکم جنوری کو وہ 90 ہزار میں دوسری گانٹھیں خرید کر خالد کو ایک لاکھ میں فروخت کر دیگا اور اس طرح پہلے معاملے میں زید کو جو دس ہزار کا خسارہ ہوا تھا وہ اس نے خالد کے ساتھ کئے ہوئے معاملے سے وصول کرلیا......

''فیوچر سیلز'' اس طرح نقصان سے بچنے کے لئے بھی ہوتی ہے، اسی کو Hedging (ہیجنگ) کہتے ہیں۔

(Futures) وغیرہ کا کاروبار بعض ممالک میں اسٹاک ایکسچینج ہی میں ہوتا ہے اور بعض ممالک میں اس کا الگ بازار ہوتا ہے۔

مالیاتی منڈی(Financial Market)

اسٹاک ایکسچینج ایک بڑے بازار کا حصہ ہے جس کو مالیاتی منڈی Financial Market یا Capital Market کہتے ہیں جس میں صرف کمپنیوں کے شیئرز ہی نہیں، بلکہ دوسرے اداروں (بینک، دیگر مالیاتی ادارے حکومت وغیرہ) کی جاری کردہ مالیاتی دستاویزات کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے۔ گو اس بازار کا کوئی الگ جغرافیائی وجود ضروری نہیں، عملاً یہ سب کام اسٹاک ایکسچینج میں ہی ہوسکتے ہیں، مگر اصطلاح میں اس کا معنوی تصور

ہے۔ اسی Financial Market میں ''سرکاری تمسکات'' (Government Securities) کی بیع وشراء بھی ہوتی ہے۔''سرکاری تمسکات'' ان دستاویزات کو کہتے ہیں جو حکومت وقتاً فوقتاً عوام سے قرض لینے کے لئے جاری کرتی ہے۔ جب حکومت کے ذرائع آمدنی (ٹیکس وغیرہ) بجٹ کے لئے ناکافی ہوں، تو حکومت یہ مالیاتی دستاویز عوام سے قرض لینے کے لئے جاری کرتی ہے۔ مثلاً

1-......انعامی بانڈ۔ جس میں ہر بانڈ پر تو نفع نہیں ہوتا، تمام بانڈز سے حاصل ہونے والی رقوم پر مجموعی طور پر نفع ہوتا ہے جو قرعہ اندازی سے تقسیم ہوتا ہے۔

2-......ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

3-......خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ

4- فارن ایکسچینج سٹرفکیٹ

لوگوں سے فارن ایکسچینج بطور قرض لینے کے لئے جو دستاویز حکومت نے جاری کی اس کو ''فارن ایکسچینج بیررسرٹیفکیٹ'' (F.E.B.C) کہتے ہیں...... اس کی شکل یہ ہے کہ حکومت ڈالر لے کر اس وقت کی قیمت کے مطابق پاکستانی روپے کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیتی ہے مثلاً اس وقت ڈالر کی قیمت 65 روپے ہے اور باہر سے آنے والا سو ڈالر لے کر آیا تو حکومت اس سے سو ڈالر لے کر اس کو چھ ہزار پانچ سو پاکستانی روپے کا سرٹیفکیٹ جاری کرے گی، جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت حامل سرٹیفکیٹ کے لئے پاکستانی ساڑھے چھ ہزار روپوں کی مقروض ہے۔

ایف، ای، بی، سی پر سالانہ 12 فیصد اضافہ ملتا ہے اور اس کا حامل جب چاہے یہ سرٹیفکیٹ پیش کر کے دوبارہ ڈالر لے سکتا ہے۔ اور حامل اس سرٹیفکیٹ کو بیچ بھی سکتا ہے۔

یہ تمام سرکاری تمسکات ہیں ان میں اصل معاملہ تو حکومت اور قرض دہندہ (حامل دستاویز) کے درمیان ہوتا ہے، لیکن عوام کی سہولت کے لئے ان کے بیچنے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ (Financial Market) میں ان کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ حامل دستاویز جب اس کی بیع کرے گا تو اب وہ دائن نہیں رہے گا، اس کا معاملہ حکومت سے ختم ہو جائے گا اور اب خریدار دائن ہوگا اور حکومت کا معاملہ خریدار سے وابستہ ہو جائے گا۔

5- ٹریژری بل

تجارتی بینکوں سے قرض وصول کرنے کیلیے مرکزی بینک (State Bank) ایک بل جاری کرتا ہے جس کو انگریزی میں (Treasury Bill) ٹریژری بل کہا جاتا ہے۔ ایک بل پر لکھی ہوئی قیمت (Face value) سو روپے ہوتی ہے۔

یہ بل مقررہ مدت کیلیے جاری ہوتے ہیں جو عموماً چھ ماہ ہوتی ہے۔ یہ بل بذریعہ نیلام بیچے جاتے ہیں اور ان کے ابتدائی خریدار صرف تجارتی بینک ہی ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ کبھی بینکوں سے خرید لیتے ہیں۔ نیلام کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مرکزی بینک اعلان کر دیتا ہے کہ اتنی رقم (مثلاً دس ارب) کے ٹریژری کا بل جاری کئے جا رہے ہیں اور بینک اپنی اپنی طلب بتاتے ہیں۔ ہر بینک بتاتا ہے کہ میں اتنی قیمت پر اتنے بل خریدنا چاہتا ہوں آج کل اس کا ریٹ عموماً 13 تا 14 فیصد ہے یعنی سو روپے کا بل عموماً 86 یا 87 روپے میں فروخت ہوتا ہے۔ جس جس بینک کی بولی قبول ہوتی ہے اس کو اس کی طلب کے مطابق بل دے کر رقم اس سے وصول کر لی جاتی ہے۔ اب جس بینک نے یہ بل مثلاً 86 روپے میں خریدا وہ چھ ماہ کے بعد اس کے پورے سو روپے وصول کر لے گا اور چودہ روپے اس کے سود یا نفع کے ہوں گے۔ اس بل کی مدت آنے سے پہلے سٹیٹ بینک ہی یا بازار حصص (Stock

(Exchange میں اس بل پر ہنڈی کی طرح بٹہ بھی لگایا جاسکتا ہے یعنی اس کی ڈسکاؤنٹنگ بھی ہوسکتی ہے۔

شیئرز یا قرضے کی دستاویزات جہاں ان کے جاری کنندہ کے بجائے کسی تیسرے شخص کوفروخت کی جائیں اس بازارکوثانونی بازار (Scondary Market) کہا جاتا ہے۔جن دستاویزات کا کوئی ثانوی بازار ہویعنی وہ کسی تیسرے فریق کوفروخت کی جاسکتی ہوں ان کوزیادہ پرکشش سمجھا جاتا ہےاورلوگ روپے کےعوض یہ دستاویزات لینے میں اس لئے دلچسپی رکھتے ہیں کہ جب چاہیں گےانہیں ثانوی بازار میں فروخت کر کےنقدرقم حاصل کرلیں گے۔

بازار حصص (سٹاک ایکسچینج) میں دلالی کے کام کی شرعی حیثیت

بازار حصص میں جس قسم کے کام ہوتے ہیں اور دلال جو کام کرتے ہیں ان کو دیکھ کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شریعت کی رو سے یہ جائز نہیں اس کی کچھ تفصیل یہ ہے:

1- شیئرز کی خرید وفروخت میں خرابیاں

پیچھے ہم بتا چکے ہیں کہ کمپنی کے کام میں دو بڑی خرابیاں ہیں۔

i- ڈائریکٹران کو سود پر لین دین کرنے کا حق ہوتا ہے۔

ii- ڈائریکٹران کے بھتے جوان کی تنخواہ ہی کا حصہ ہوتے ہیں وہ مجہول ہوتے ہیں اور ان کی جہالت اتنی معمولی نہیں ہوتی کہ نظر انداز کی جاسکے۔ان دو خرابیوں کی وجہ سے کمپنی کے ڈائریکٹران اور دیگر حاملین حصص کے درمیان معاملہ جس کی حقیقت اجارہ ہے فاسد ہو جاتی ہے۔

پھر کمپنی کے کام میں تین اور بڑی خرابیاں ہیں۔

i- مذکورہ بالا دو خرابیوں کا ادراک کر کے اب اگر کوئی حامل حصص ان سے بچنا چاہے تو وہ اپنے حصص کمپنی کو واپس نہیں کر سکتا اور اس کے پاس صرف ایک ہی صورت ہے کہ وہ

اپنے حصص کسی اور کے ہاتھ فروخت کرے اور اس کے ضمن میں وہ خریدار کمپنی کے ڈائریکٹران کے ساتھ فاسد اجارہ کرے۔ غرض معصیت سے نکلنے کی بس یہی صورت ہے کہ کسی دوسرے کو اس معصیت میں مبتلا کر دیا جائے۔

ii- کمپنی کے ڈائریکٹران اور حاملین حصص محدود ذمہ داری کے حامل ہوتے ہیں۔ محدود ذمہ داری کا تصور غیر شرعی ہے جیسا کہ ہم نے پیچھے تفصیل سے بتایا ہے۔

iii- نقصان کی صورت میں حائل حصص کو سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تفصیل بھی پیچھے گزر چکی ہے۔

2- سٹہ بازی

سٹہ بازی سٹاک ایکسچینج کا بہت بڑا اور اہم حصہ ہے جس میں بسا اوقات شیئرز کا لین دین بالکل مقصود نہیں ہوتا بلکہ آخر میں جا کر آپس کا فرق (Difference) برابر کر لیا جاتا ہے مثلاً زید نے ایک ہزار کے سو شیئرز خریدنے کا سودا کیا۔ اس کا شیئرز پر قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے بس یہ مقصد ہے کہ مثلاً پندرہ دن بعد قیمت کو دیکھیں گے اور اس میں جو کمی بیشی ہوگی اس کا حساب کر لیں گے اس لئے زید خریدے ہوئے شیئرز کی قیمت بھی ادا نہیں کرتا۔ پھر پندرہ دن بعد اگر قیمت ایک ہزار ایک سو ہو گئی تو زید فروخت کنندہ سے سو روپے لے لے گا اور اگر قیمت گر کر نو سو ہو گئی تو زید اس کو سو روپے دے گا۔

اسی طرح کا سٹہ سٹاک ایکسچینج یا کسی دوسرے بازار کے ذریعہ سونے چاندی، کرنسی اور دیگر اجناس میں بھی ہوتا ہے۔ ایسے سودے کو جس میں سامان پر قبضہ کے لیے کوئی آئندہ تاریخ مقرر ہو جاتی ہے انگریزی میں future sale کہتے ہیں۔ اس میں عام طور سے جنس کا لینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ قبضہ کی تاریخ سے پیشتر ہی اس تاریخ پر بائع کے ہاتھ سودا

واپس بیچ دیا جاتا ہے اور نفع یا نقصان برابر کرلیا جاتا ہے۔ مثلاً یکم دسمبر کو معاملہ طے ہوا کہ یکم جنوری کو کپاس کی سو گانٹھیں ایک لاکھ روپے کے عوض دینی ہوں گی۔ سودے کی واپس فروخت کے وقت اگر قیمت ایک لاکھ دس ہزار ہوگئی تو خریدار سامان والے سے دس ہزار روپے لے کر معاملہ صاف کرلے گا اور اگر اس وقت قیمت نوے ہزار ہوگئی تو خریدار سامان والے کو دس ہزار دے کر معاملہ صاف کرلے گا۔

ان صورتوں میں خرابیاں

i- اگر خریدار اسی بائع کے ہاتھ سودا واپس فروخت کرتا ہے اور قیمت گھٹ کر نوے ہزار ہو جاتی ہے اور خریدار نے سامان کی قیمت کی پوری ادائیگی بھی نہیں کی تھی بلکہ محض ٹوکن کے طور پر کچھ حصہ دیا تھا تو یہ سود کی صورت بنی کیونکہ بائع کو اپنا سامان بھی واپس ملا اور ساتھ میں دس ہزار روپے زائد بھی ملے۔

عن امرأة ابی سفیان قالت سألت عائشة فقلت بعت زید بن ارقم جاریة الی العطاء بثمانمأة و ابتعتها منه بستمائة فقالت عائشة رضی الله عنها بئس والله ما اشتریت ابلغی زید بن ارقم انه قد ابطل جهاده مع رسول الله ﷺ الا ان یتوب. (عبدالرزاق)

حضرت ابوسفیانؓ کی اہلیہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے (جائز ناجائز معلوم کرنے کے لئے) کہا کہ میں نے (اپنی) ایک باندی سرکاری وظیفہ ملنے (کے وقت) تک (ادھار پر) آٹھ سو درہم کے عوض زید بن ارقمؓ کے ہاتھ فروخت کی۔ پھر اسی باندی کو میں نے (قیمت کی وصولی سے پہلے) چھ سو درہم میں ان سے خرید لیا (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گویا چھ سو قرض دے کر میعاد مقررہ پر آٹھ سو درہم کی مستحق ہوگئی۔ باندی بھی واپس ملی اور دو سو

درہم کا نفع بھی ہوا)۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا خدا کی قسم تم نے نہایت برا معاملہ کیا ہے۔زید بن ارقم کو(میرا یہ پیغام) پہنچا دو کہ انہوں نے (یہ سودی معاملہ کر کے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا ہوا اپنا جہاد ضائع کر دیا الا یہ کہ وہ توبہ کر لیں۔

ii- سونے چاندی یا کرنسی کی خرید کی صورت میں ان کا تو ادھار ہوتا ہی ہے قیمت کی بھی مکمل ادائیگی نہیں کی گئی حالانکہ سونے چاندی اور کرنسی کی ادھار خرید وفروخت میں یہ شرط ہے کہ ایک جانب سے مکمل قبضہ ہو جائے۔

سئل الحانوتی عن بیع الذھب بالفلوس نسیئة فاجاب بانه یجوز اذا قبض احد البلالین (رد المحتار).

علامہ حانوتیؒ سے فلوس (مثلاً روپے) کے عوض سونے کی ادھار فروخت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر دو عوضوں میں سے ایک پر قبضہ کر لیا گیا ہو تو جائز ہے۔

iii- سامان (Commodities) میں غلہ بھی ہوتا ہے جبکہ غلہ پر قبضہ کئے بغیر اس کو آگے فروخت کرنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

iv- Future Sale میں قیمت پوری کی پوری مجلس عقد میں دینی ہوتی ہے۔ یہ شرط بھی پوری نہیں ہوئی۔

v- Future Sale میں جو لاٹ خریدی اگر وہ خریداری کے دن ہی فروخت کر دی گئی تو دلال یا دلالی کرنے والی کمپنی صرف اپنی کمیشن وصول کرتی ہے اور اگر فروخت میں کچھ دن لگ گئے تو یومیہ کے حساب سے وہ سود بھی حاصل کرتی ہے۔

vi- فقہ کا قاعدہ ہے کہ **الامور بمقاصدھا**

چونکہ کمپنی کے اثاثہ جات میں شرکت مقصود ہی نہیں تو معلوم ہوا کہ محض سٹہ بازی اور جوا ہے کہ جب کمپنی کے کاروبار میں قیمت بڑھ گئی تو جیت گئے اور قیمت گر گئی تو ہار گئے۔

3- سٹاک ایکسچینج میں شیئرز کی بدلہ کے نام سے خرید وفروخت

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص کو پیسوں کی ضرورت ہے اور اس کے پاس کچھ شیئرز موجود ہیں۔ وہ شخص دوسرے کے پاس وہ شیئرز لے کر جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں یہ شیئرز تمہارے ہاتھ آج اتنی قیمت پر بیچتا ہوں اور ایک ہفتے کے بعد میں قیمت بڑھا کر تم سے اتنے میں خریدلوں گا۔

خرابیاں

i- یہ مقصد کے اعتبار سے قرض ہے اسی لئے شیئر کی اصل قیمت اگرچہ گر بھی جائے تب بھی وہ زائد قیمت پر ہی خریدے گا۔ اور جب اس کی حقیقت قرض ہے تو زائد قیمت جو شیئر والا دوسرے کو دے گا وہ سود ہوگا۔

ii- شیئرز کی خرید وفروخت کی جو خرابیاں اوپر ذکر ہوئیں وہ یہاں بھی پائی جاتی ہیں۔

5- Margin پر شیئرز کی خرید

اس سے مراد شیئرز کی ایسی خریداری ہے جس میں شیئرز کی قیمت کا کچھ فیصد فی الحال ادا کر دیا جائے باقی ادھار ہو مثلاً دس فیصد قیمت ادا کر دی اور نوے فیصد ادھار ہے۔ اس کی عموماً صورت یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ اکثر شیئرز خریدتے رہتے ہیں ان کے دلالوں سے تعلقات ہوتے ہیں۔ اب کوئی شخص دلال سے کہتا ہے کہ فلاں کمپنی کے شیئرز مارجن (Margin) پر خریدلو جس کی شرح طے کر لی جاتی ہے مثلاً دس فیصد، اتنی رقم تو خریدار دے

دیتا ہے باقی نوے فیصد دلال اپنی طرف سے ادا کرتا ہے۔ یہ رقم دلال کی جانب سے قرض ہوتی ہے جو خریدار کے ذمے ہوتی ہے۔ دلال کبھی اس پر سود لیتا ہے اور کبھی نہیں۔ اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ چند دن تک تو مہلت بلاسود ہے اس کے بعد سود ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

خرابیاں

i- دلال اگر سود لیتا ہے تو سود کی خرابی ہوئی۔

ii- شیئرز کی خرید وفروخت کی مذکورہ بالا خرابیاں بھی شامل ہیں۔

6- غیر مملوکہ شیئرز کی فروخت

اس کو انگریزی میں Short Sale کہتے ہیں۔ بائع ایسے شیئرز فروخت کرتا ہے جو ابھی اس کی ملکیت میں نہیں ہوتے لیکن اسے یہ توقع ہوتی ہے کہ سودا ہو جانے کے بعد میں یہ شیئرز لے کر خریدار کو دے دوں گا۔

خرابیاں

i- غیر مملوکہ چیز کی بیع شرعاً باطل ہوتی ہے۔

ii- شیئرز کی خرید وفروخت کی مذکورہ بالا خرابیاں۔

7- سرکاری تمسکات مثلاً ٹریژری بل پر بٹہ لگانا اور ایف ای بی سی کو کم وبیش قیمت پر خرید وفروخت کرنا سود میں شامل ہے۔

حاصل یہ ہے کہ سٹاک ایکسچینج کے کاروبار میں بہت سی خرابیاں ہیں اور بعض خرابیاں ایسی ہیں جن سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہٰذا سٹاک ایکسچینج میں رکنیت حاصل کرنا اور دلالی کرنا شرعی طریقے سے ممکن نہیں ہے۔